اُصُولُ الشّاشی

فی اُصُولِ الفقہ

اردو

اصولِ فقہ کی مشہور کتاب اصول الشّاشی کا مستند اردو ترجمہ



تصنیف

حضرت علامہ نظام الدین شاشی

رحمۃ اللہ علیہ



ترجمہ

جناب مولانا محمد مشتاق احمد انبہٹوی رحمہ اللہ

مکتبۃ العلم

اردو بازار، لاہور

(042) 37211788

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے راوی یزید بن ربیعہ مجہول ہے، لہٰذا یہ حدیث لائق حجت نہیں اور یحییٰ بن معین سے منقول ہے کہ اس حدیث کو زندیقوں نے وضع کیا ہے۔ بعض کتابوں میں غلطی سے یہ لکھا گیا کہ یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے، حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

مصنف اصول شاشی فرماتے ہیں، تحقیق اس کی یہ ہے کہ حضرت علیؓ سے منقول ہوا کہ راویوں کی تین اقسام ہیں۔ مؤمن مخلص جو حضور رسول اللہ ﷺ کے حضور میں رہا اور حضور ﷺ کے کلام پاک کو سمجھا۔

دوم اعرابی کہ اپنے قبیلہ سے آیا اور حضور ﷺ کے بعض کلام پاک کو سنا مگر اس کی حقیقت کو نہ پہنچا پھر اپنے قبیلہ کی طرف لوٹ کر گیا اور اُن الفاظ میں حدیث کو روایت کیا جو حضور ﷺ کی زبانِ مبارک سے نہیں نکلے تھے۔ پس معنی بدل گئے اور وہ صحابیؓ خیال کرتے ہیں کہ معنی نہیں بدلے۔

تیسری قسم وہ منافق ہے جس کا نفاق ظاہر نہیں ہوا، اُس نے بغیر سنے روایت کر دیا اور افتراء باندھا اس سے اور لوگوں نے سنا اور اس کو مؤمن مخلص سمجھا۔ اسی طرح روایت در روایت وہ حدیث لوگوں میں مشہور ہوگئی۔ اس واسطے لازم ہوا کہ حدیث کو کتاب اللہ اور سنتِ مشہورہ پر پیش کیا جائے۔

کتاب اللہ پر پیش کرنے کی مثال یہ حدیث ہے: **من مس ذکرہ فلیتوضاء**۔ جس نے اپنی پیشاب گاہ کو ہاتھ لگایا اس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔ جب ہم نے اِس حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کیا تو اس آیت کے مخالف نکلا: ﴿**فیہ رجال یحبون ان یتطھروا**﴾ یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں۔ یہ اہل قباء جن کی تعریف اس آیت شریفہ میں ہے ڈھیلے سے پہلے استنجاء کر کے پھر پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔ اگر پیشاب گاہ کو ہاتھ لگانا باعث وضو ٹوٹنے کے ہوتا تو اس کام یعنی عمل استنجاء بالحجار کو تنجیس کہا جاتا نہ تطہیر مطلقا۔

اسی طرح یہ حدیث: ((**ایما امرأۃ نکحت نفسھا بغیر اذن ولیھا**

عنوانات، فہرست، تسہیل،
کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ

اجمل الحواشی

علیٰ

اصول الشاشی

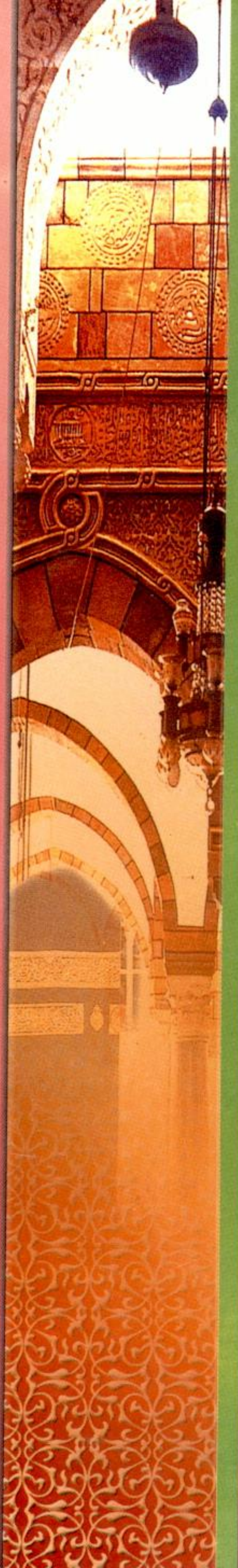
تالیف

حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی
استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند

تسہیل و عنوانات

مولانا محمد شفیق صاحب
فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت کراچی



اضافہ عنوانات، فہرست، تسہیل، کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ پہلی بار

اجمل الحواشی

علیٰ

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی

استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند

تسہیل و عنوانات

مولانا محمد شفیق صاحب

فاضل جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

ترجمہ:......... اور کتاب اللہ پر پیش کرنے کی نظیر حدیث مس ذکر میں ہے، رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے اپنا ذکر چھوا وہ وضو کرے پس ہم نے اس کو کتاب اللہ پر پیش کیا تو یہ حدیث باری تعالیٰ کے قول فیہ رجال یحبون ان یتطھروا کے مخالف نکلی اس لئے کہ وہ لوگ ڈھیلے سے استنجاء کرتے تھے پھر پانی سے دھوتے تھے۔ اگر مس ذکر حدث ہوتا تو استنجاء بالماء ناپاک کرنا ہوتا نہ کہ علی الاطلاق پاک کرنا اور اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا ہے جس نے بغیر اذن ولی کے خود نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے یہ حدیث باری تعالیٰ کے قول فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن کے مخالف نکلی اس لئے کہ کتاب اللہ عورتوں سے ثبوت نکاح کو واجب کرتی ہے۔

تشریح:......... مصنفؒ فرماتے ہیں کہ خبر واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنے کی نظیر یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے من مس ذکرہ فلیتوضا جو آدمی اپنا ذکر چھولے اس کو وضو کرنا چاہئے۔ ہم نے اس حدیث کو قرآن فیہ رجال یحبون ان یتطھروا پر پیش کیا تو یہ حدیث اس کے مخالف نکلی کیونکہ یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کا شان نزول یہ ہے کہ اہل قباء استنجاء بالاحجار کے بعد استنجاء بالماء کیا کرتے تھے اس عمل پر باری تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے اب آپ دیکھئے کہ استنجاء بالماء جو اللہ کے نزدیک امر محمود ہے بغیر مس ذکر کے ممکن نہیں ہے اور حدیث میں مس ذکر کو حدث اور ناقض وضو قرار دیا گیا ہے پس حدیث اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ مس ذکر حدث اور ناقض وضو ہو اور کتاب اللہ کی یہ آیت جس میں استنجاء بالماء کو پسند کیا گیا ہے اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ مس ذکر حدث اور ناقض وضو نہ ہو کیونکہ اگر مس ذکر حدث ہوگا تو استنجاء بالماء جو مس ذکر کے بغیر ممکن نہیں ہے تطہیر نہیں ہوگا حالانکہ استنجاء بالماء کا تطہیر ہونا آیت سے ثابت ہے پس علماء احناف نے حدیث مس ذکر کو آیت کے مخالف ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا ہے مصنفؒ نے دوسری نظیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ خبر واحد ایما امرا ۃ نکحت نفسھا بغیر اذن ولیھا فنکا حھا باطل باطل اس پر دلالت کرتی ہے کہ عورتوں کو نکاح کا اختیار نہ ہو اور قرآن کی آیت فلاتعضلوھن ان ینکحن ازواجھن (عورتوں کو مت روکو کہ وہ اپنا نکاح اپنے سابقہ شوہروں سے کریں) اس پر دلالت کرتی ہے کہ عورتیں نکاح کے مسئلہ میں مختار ہیں اولیاء کی اجازت کی محتاج نہیں ہیں پس مذکورہ حدیث چونکہ آیت کے مخالف ہے اس لئے علماء احناف نے آیت کی وجہ سے حدیث کو ترک کر دیا ہے اور اس بات کے قائل ہوگئے ہیں کہ عورتیں اپنا نکاح خود کر سکتی ہیں اپنے نکاح میں اولیاء کی اجازت کی محتاج نہیں ہیں اگرچہ حضرات شوافع کے نزدیک بغیر اذن ولی کے عورتوں کا نکاح صحیح نہیں ہے۔

خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی نظیر

وَمِثَالُ الْعَرْضِ عَلَى الْخَبَرِ الْمَشْهُوْرِ رِوَايَةُ الْقَضَاءِ بِشَاهِدٍ وَيَمِيْنٍ فَإِنَّهُ خَرَجَ مُخَالِفًا لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى مَنْ اَنْكَرَ.

ترجمہ:......... اور خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی نظیر ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ دینے کی روایت ہے کیونکہ آنحضور ﷺ کے ارشاد البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر کے مخالف ہے۔

تشریح:......... مصنفؒ کہتے ہیں کہ خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی نظیر یہ ہے کہ خبر واحد ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ہے ان النبی



باسمه سبحانه وتعالیٰ

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّین (بخاری ومسلم)

اجودُ الحواشی

اُردو شرح

اُصولُ الشّاشی

اعرابِ عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (بخاری ومسلم)

اجودُ الحواشی

اُردو شرح

اُصُولُ الشّاشی

اعرابِ عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلّہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

الْخَبَرُ مَعَ شِدَّةِ الْحَاجَةِ وَعُمُومِ الْبَلْوٰى كَانَ ذَالِكَ عَلَامَةُ عَدَمِ صِحَّتِهٖ وَمِثَالُهٗ فِى الْحُكْمِيَّاتِ إِذَا أَخْبَرَ وَاحِدٌ "أَنَّ اِمْرَأَتَهٗ حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِالرِّضَاعِ الطَّارِئِ" جَازَ أَنْ يَّعْتَمِدَ عَلٰى خَبَرِهٖ وَيَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا وَلَوْ أَخْبَرَ "أَنَّ الْعَقْدَ كَانَ بَاطِلًا بِحُكْمِ الرَّضَاعِ" لَايُقْبَلُ خَبَرُهٗ وَكَذَالِكَ إِذَا أُخْبِرَتِ الْمَرْأَةُ بِمَوْتِ زَوْجِهَا أَوْ طَلَاقِهَا إِيَّاهَا وَهُوَ غَائِبٌ جَازَ أَنْ تَعْتَمِدَ عَلٰى خَبَرِهٖ وَتَتَزَوَّجَ بِغَيْرِهٖ وَلَوِ اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْقِبْلَةُ فَأَخْبَرَهٗ وَاحِدٌ عَنْهَا وَجَبَ الْعَمَلُ بِهٖ وَلَوْ وَجَدَ مَاءً لَايَعْلَمُ حَالَهٗ فَأَخْبَرَهٗ وَاحِدٌ عَنِ النَّجَاسَةِ لَايَتَوَضَّأُ بِهٖ بَلْ يَتَيَمَّمُ

ترجمہ: اور خبر واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنے کی مثال مسِ ذکر کی اس حدیث میں ہے جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے اپنے ذکر کو چھوا تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے، پس ہم نے اسے کتاب اللہ پر پیش کیا تو یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے فرمان "فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا" کے مخالف نکلی، اس لئے کہ وہ ڈھیلے سے استنجا کیا کرتے تھے پھر وہ پانی سے دھوتے تھے، اگر مسِ ذکر حدث ہوتا تو استنجاء بالماء ناپاک کرنا ہوتا، نہ کہ مطلق طور پر پاک کرنا ہوتا،

اور اسی طرح حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے باطل ہے، تو یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مخالف نکلی "کہ تم عورتوں کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنا نکاح اپنے خاوندوں سے کریں" اس لئے کہ کتاب اللہ ان عورتوں کی طرف سے نکاح کے پائے جانے کو ثابت کرتی ہے،

اور خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی مثال ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنے کی روایت ہے کیونکہ یہ حضور اقدس ﷺ کے اس فرمان "اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَ الْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ" کے مخالف ہے، اور اسی معنی کے اعتبار سے ہم نے کہا ہے کہ خبر واحد جب ظاہر حال کے مخالف ہو تو خبر واحد پر عمل نہیں کیا جائے گا، اور ظاہر حال کے مخالف ہونے کی صورتوں میں سے خبر واحد کا مشہور نہ ہونا ہے اس مسئلہ میں کہ جس میں لوگوں کا ابتلاء عام ہو صحابہؓ اور تابعینؒ کے دور میں کیونکہ یہ حضرات سنت مطہرہ کی پیروی کرنے میں کوتاہی کے ساتھ متہم نہیں ہیں پس جب خبر واحد شدت حاجت اور عموم بلویٰ کے باوجود مشہور نہیں ہوئی تو یہ خبر واحد کے صحیح نہ ہونے کی علامت ہوگی،

اور اس کی مثال احکام شرعیہ میں یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کسی کو خبر دے کہ اس پر اس کی بیوی حرام ہوگئی ہے رضاعت طاریہ کی وجہ سے یعنی نکاح پر پیش آنے والی رضاعت کی وجہ سے تو جائز ہے یہ بات کہ خاوند اس آدمی کی خبر پر اعتماد کرے اور بیوی کی بہن سے نکاح کرے، اگر ایک آدمی نے اس کو خبر دی کہ حکم رضاعت کی وجہ سے عقد نکاح باطل تھا تو اس کی خبر کو قبول نہیں کیا جائے گا، اور اسی طرح جب عورت کو خبر دی گئی اس کے خاوند کے مرجانے کی یا خاوند کے اس کو طلاق دینے کی اور خاوند غائب ہو تو جائز ہے کہ عورت اس آدمی کی خبر پر اعتماد کرے اور کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرلے،

اور اگر کسی آدمی پر قبلہ مشتبہ ہوگیا اور اس کو ایک آدمی نے قبلے کی خبر دی تو اس پر عمل کرنا واجب ہے، اور اگر کسی نے ایسا پانی پایا کہ جس کا حال معلوم نہیں ہے پھر اس کو کسی نے اس پانی کی نجاست کی خبر دی تو وہ اس پانی سے وضو نہیں کرے گا بلکہ تیمم کرے گا۔

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آ گیا
وہ رفیقِ درس ملا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقّق و مدلّل

نجوم الحواشی

شرح اردو

اُصُولُ الشَّاشِی

تالیف

حسین احمد ہردواری مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آگیا
وہ رفیقِ درس بلا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقّق و مدلّل

نجوم الحواشی

شرح اردو

اصول الشاشی

حسب ہدایت
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدنی
استاذ حدیث و ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند

تالیف
حسین احمد ہردواری
مدرس دار العلوم دیوبند

ناشر
مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

نے نہیں سنی اور اپنی طرف سے جھوٹ کہہ دیا پس لوگوں نے اس منافق راوی سے وہ بات سنی، اور اس کو مومن مخلص خیال کیا پھر اس قولِ منافق کو دوسروں سے روایت کردیا اور وہ قول (روایتِ منافق) لوگوں کے درمیان مشہور ہوگیا، لہٰذا اسی وجہ (احوالِ رواۃ کا اختلاف) سے خبر کو کتاب اللہ پر اور سنتِ مشہورہ پر پیش کرنا واجب ہے۔

تشریح: قبل ازیں مصنفؒ نے بیان کیا تھا کہ راویوں کے احوال میں اختلاف ہے، اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرِ واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنے کا حکم دیا تھا، تو اب مصنفؒ اختلافِ احوالِ رواۃ کی تحقیق پیش کر رہے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے تین قسمیں منقول ہیں ۱۔ راوی مومن اور مخلص ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو اور اس نے آپ کے کلام کی مراد کو کماحقہ سمجھا ہو ۲۔ دیہاتی مومن جو کسی قبیلہ سے آپ کے پاس آیا اور آپؐ کے کلام کا کچھ حصہ سنا اور آپؐ کے کلام کی حقیقت اور اس کی مراد کو نہ سمجھ سکا پھر وہ اپنے قبیلہ کی طرف لوٹ گیا اور حدیث کو اپنے الفاظ میں بیان کیا جس سے حدیث کے معنیٰ مرادی متغیر ہوگئے اور وہ یہی خیال کرتا رہا کہ حدیث کے معنی میں کوئی تفاوت اور بگاڑ پیدا نہیں ہوا ۳۔ ایسا منافق کہ جس کا نفاق لوگوں پر ظاہر نہ ہوا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے بغیر اپنے کفر کو مخفی رکھ کر اپنی طرف سے کوئی بات بیان کردی اور اس کو جھوٹ نبیؐ کی طرف منسوب کردیا، چنانچہ بعض لوگوں نے اس کی بات سنی اور اس کو مومن مخلص سمجھ کر اس کی بات کو دوسروں کے سامنے روایت کردیا اور وہ بات لوگوں میں مشہور ہوگئی حالانکہ وہ اس منافق کی خودساختہ حدیث تھی نہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی، پس اسی اختلافِ رواۃ کی وجہ سے خبرِ واحد کو کتاب اللہ پر اور سنتِ رسولؐ پر پیش کرنا ضروری ہے کیونکہ ممکن ہے کہ راویٔ حدیث غیر فقیہ اعرابی ہو یا منافق ہو چنانچہ جو خبرِ واحد کتاب اللہ و سنتِ مشہورہ کے موافق ہوگی وہ قابلِ حجت اور لائقِ عمل ہوگی اور جو مخالف ہوگی وہ رد کردی جائے گی۔

وَنَظِيْرُ الْعَرْضِ عَلَى الْكِتَابِ فِيْ حَدِيْثِ مَسِّ الذَّكَرِ فِيْمَا يُرْوٰى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ فَعَرَضْنَاهُ عَلَى الْكِتَابِ فَخَرَجَ مُخَالِفًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا فَاِنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْاَحْجَارِ ثُمَّ يَغْسِلُوْنَ بِالْمَاءِ وَلَوْ كَانَ مَسُّ الذَّكَرِ حَدَثًا لَكَانَ هٰذَا تَنْجِيْسًا لَا تَطْهِيْرًا عَلَى الْاِطْلَاقِ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ خَرَجَ مُخَالِفًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَاِنَّ الْكِتَابَ يُوْجِبُ تَحْقِيْقَ النِّكَاحِ مِنْهُنَّ۔

ترجمہ

اور خبرِ واحد کے کتاب اللہ پر پیش کرنے کی نظیر مسِّ ذکر والی حدیث میں ہے یعنی اس حدیث میں جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ جو شخص اپنا عضوِ تناسل چھوئے تو چاہیے کہ وہ وضو کرے، پس ہم نے اس حدیث کو کتاب اللہ پر

پیش کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے قول فیہ رجالٌ یحبون اَنْ یتطھّروا کے مخالف نکلی (مسجد قباء میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں) اس لئے کہ یہ لوگ (اہل مسجد قباء) ڈھیلوں سے استنجاء کرتے تھے پھر پانی سے دھولیا کرتے تھے، تو اگر مسِ ذکر حدث ہوتا تو یہ یعنی استنجاء بالماء تنجیس ہوتا (بدن کو نجاستِ حکمیہ سے ملوث کرنا) نہ کہ مطلقاً تطہیر اور اسی طرح (حدیث سابق کی طرح) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول اَیّما امراۃٍ نکحتْ نفسَھا الخ (جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح از خود کر لے تو اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے باطل ہے) اللہ تعالیٰ کے قول فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَھُنَّ (اولیاء کو خطاب ہے کہ تم ان عورتوں کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں) کے مخالف نکلا، اس لئے کہ کتاب اللہ عورتوں کی جانب سے ثبوتِ نکاح کو ثابت کر رہا ہے۔

تشـــــریح: خبرِ واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنے کی مثال یہ ہے کہ خبر واحد مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ فَلْیَتَوَضَّا سے عضو تناسل کو چھونے کے بعد وضو کرنا ثابت ہو رہا ہے، گویا حدیث سے یہ بات مفہوم ہو رہی ہے کہ ذکر کو چھونا (باطنِ کف سے) حدث یعنی ناقضِ وضوء ہے، کیونکہ اگر مسِ ذکر کو حدث یعنی ناقضِ وضو نہ مانا جائے تو پھر وضو کا حکم بلا فائدہ ہے، لہٰذا یہ حدیث قرآن کی اس آیت کے مخالف ہے فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ (فیہ ای فی مسجد قبا اور قبا مدینہ کے قریب ایک گاؤں کا نام ہے) اس آیت کے اندر اللہ تعالیٰ نے مسجدِ قبا والوں کی تعریف بیان کی ہے اور تعریف کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرات خوب پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں یعنی یہ حضرات ڈھیلا استعمال کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کیا کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ پانی سے استنجاء کرتے وقت مسِ ذکر ضرور ہوگا تو اگر مسِ ذکر حدث ہوتا تو پانی سے استنجاء کرنا جو مسِ ذکر کو لازم ہے مطلق تطہیر اور پاکی نہ ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس پر اہل قبا کی تعریف کرتے بلکہ استنجاء بالماء کا عمل جس میں مسِ ذکر ضروری ہے بدن کو نجاستِ حکمیہ سے ملوث کرنا ہوتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس عمل کو مطلق تطہیر فرمایا ہے، لہٰذا مسِ ذکر والی حدیث قرآن کے مخالف ہے اس لئے احناف نے اس کو ترک کر دیا ہے جبکہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مسِ ذکر ناقضِ وضو ہے بشرطیکہ باطن کف سے ہو یعنی بلا حائل کے ہو اور امام احمدؒ کے نزدیک بہر صورت مسِ ذکر ناقضِ وضو ہے نیز امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ مسِ ذکر والی حدیث کتاب اللہ کے مخالف ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری ایک حدیث کے بھی مخالف ہے جو حضرت طلقؓ بن علیؓ سے مروی ہے اور وہ یہ ہے عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قال ھَلْ ھو الا مُضغَۃٌ منہ او بِضعَۃٌ منہ یعنی ذکر بدن کا ایک حصہ ہی تو ہے تو اس کو چھونے میں وضو ٹوٹنے کی کون سی بات ہے نیز مسِ ذکر والی حدیث کی یہ تاویل بھی کی جاتی ہے کہ مسِ ذکر کرنے سے کچھ نجاست نکلنے سے کنایہ ہے یا مسِ ذکر سے مراد مسُّ الذکر بفرجِ المرأۃ ہے یعنی وطی کرنا، یا مراد مسُّ الذکر عند الاستنجاء ہے، لہٰذا اب نقضِ وضوء استنجاء یعنی خروجِ نجاست من احد السبیلین سے ہوا نہ کہ محض مسِ ذکر سے یا پھر حدیث میں وضو سے وضو لغوی مراد ہے یعنی ہاتھ دھونا، دوسری مثال خبرِ واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنے کی یہ ہے کہ خبر واحد اَیّما اِمراۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَھا بغیر اِذْنِ وَلِیِّھا فنکاحُھا باطِلٌ باطِلٌ باطِلٌ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ عورت اپنا نکاح از خود بغیر ولی کی مرضی کے نہیں

صفوة الحواشي

شرح

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

استاذ الحدیث

جامعة العلوم الاسلامية الفريدية ای سیون اسلام آباد

ناشر: مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

صفوة الحواشي

شرح

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

استاذ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ الفریدیۃ

ای سیون ——— اسلام آباد

ناشر مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

فون: 14-2654813 - 2653178 -051

مس الذکر حدثالکان هذا تنجیسا لا تطهیراً علی الاطلاق و کذا لک قو له علیه السلام ایما امرأة نکحت نفسها بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل باطل باطل فخرج مخالفا لقو له تعالیٰ فلا تعضلو هن ان ینکحن ازواجهن فان الکتاب یو جب تحقیق النکاح منهن ۔

ترجمہ:- اور (خبر واحد کو) کتاب اللہ پر پیش کرنے کی مثال مس ذکر کی اس حدیث میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے اپنے ذکر کو چھوا تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے پس ہم نے اس کو کتاب اللہ پر پیش کیا تو یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مخالف ہو کر نکلی (ترجمہ) اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اس لئے کہ وہ لوگ پتھروں سے استنجا کیا کرتے تھے پھر وہ پانی سے (اپنی شرمگاہ کو) دھوتے تھے اگر مس ذکر حدث ہوتا تو پانی کے ساتھ استنجا کرنا ناپاک کرنا ہوتا نہ کہ کامل طور پر پاک کرنا ہوتا اور اسی طرح پیغمبر علیہ السلام کا فرمان ہے (ترجمہ) جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے باطل ہے یہ خبر واحد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مخالف ہو کر نکلی (ترجمہ) تم ان عورتوں کو نہ روکو اس بات سے کہ وہ اپنا نکاح اپنے خاوندوں سے کریں اس لئے کہ کتاب اللہ ان عورتوں کی طرف سے نکاح کے پائے جانے کو ثابت کرتی ہے۔

تشریح:- مصنف رحمہ اللہ نے اس عبارت میں خبر واحد کو کتاب اللہ پر پیش کرنے کی مثال بیان فرمائی ہے۔

حضرت بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من مس ذکر ہ فلیتو ضأ جس نے اپنے ذکر کو ہاتھ لگایا تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اس حدیث کو امام شافعی رحمہ اللہ نے اختیار کیا اور فرمایا کہ جس باوضو آدمی نے بلا حائل کے اپنے ذکر کو ہاتھ لگایا تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ تازہ وضو کرے۔

لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مس ذکر ناقض وضو نہیں ہے اس لئے کہ یہ حدیث خبر واحد ہے اس کو ہم نے کتاب اللہ پر پیش کیا تو یہ کتاب اللہ کے مخالف ہو کر نکلی کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے قبا میں رہنے والے صحابہ کے بارے میں ارشاد فرمایا فیه رجال یحبون ان یتطهروا جب یہ آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے